ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 6, Issue 1, (Jan to March 2025)
https://doi.org/10.47205/makhz.2025(6-I)urdu-04

ماخذ تحقیقی مجلہ

OPEN ACCESS

CC BY NC

ڈاکٹر انتل ضیاء
جامعہ شہید بے نظیر بھٹو پشاور۔
ڈاکٹر زینت بی بی
اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ اردو، شہید بے نظیر بھٹو خواتین یونیورسٹی پشاور
ڈاکٹر محمد ناصر آفریدی
اسسٹنٹ پروفیسر، شعبۂ اُردو، سرحد یونیورسٹی آف سائنس اینڈ انفارمیشن ٹیکنالوجی پشاور

پاکستان میں تیسری جنس کو درپیش مسائل اور ٹرانزجینڈر فوبیا
(منتخب اردو ناولوں کے تناظر میں)

Dr Antal Zia*
Shaheed Benazir Bhutto Women University Peshawar
Zeenat Bibi Dr.
Assistant Professor, Department of Urdu Shaheed Benazir Bhutto Women University Peshawar
Dr. Muhammad Nasir Afridi
Department of Urdu, Serhad University of Science and Information Technology Peshawar

***Corresponding Author:**

Third Gender Issues and Transgender Phobia in Pakistan (in the Context of Selected Urdu Novels)

Transgender people in Pakistan face many difficulties, including discrimination, lack of acceptance, and limited opportunities. Despite legal recognition through the 2009 Transgender Persons (Protection of Rights) Act, they still struggle with violence, unemployment, and social exclusion. Many transgender individuals find it hard to access education, healthcare, and basic rights due to societal stigma. This research article is an attempt to highlights the challenges faced by

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 6, Issue 1, (Jan to March 2025)
https://doi.org/10.47205/makhz.2025(6-I)urdu-04
ماخذ تحقیقی مجلہ

transgender people in Pakistan and the needs for their protection and support. The study is in light of Urdu fiction and novel.

Key Words: *Measles, Genes, Contempt, Love Unattainable, Same Sex, Creation, Deprived.*

جب ہم کائنات کا مطالعہ کرتے ہیں تو انسانی نسل کی افزائش اور ترقی اور ارتقا کے حوالے سے مختلف حقائق سامنے آتے ہیں۔ عام طور پر ہمارے معاشرے میں عورت اور مرد کی صورت میں انسان دو اجناس میں تقسیم ہیں۔ لیکن ان کے علاوہ ہمارے ہاں ایک تیسرا طبقہ بھی ہے جسے نسل انسانی کی ابتدا ہی سے نظر انداز اور مسترد کیا گیا ہے۔ ہم تاریخ انسانی کا جب مطالعہ کرتے ہیں تو یہ بات سامنے آتی ہے کہ اس طبقے کو یعنی تیسری جنس کو ایک تفریحی سرگرمی کے طور پر شمار کیا گیا ہے۔ یہ وہ طبقہ ہے جو عورت اور مرد ہونے کے اعزاز سے نا آشنا ہے۔ ہمارے معاشرے میں عام طور پر تیسری جنس کے لیے لفظ ہجڑا استعمال ہوتا ہے۔ اس جنس کو معاشرے میں انتہائی حقارت کی نظر سے دیکھا جاتا ہے۔ تیسری جنس، ہجڑا، کھسرا، خواجہ سرا یا ٹرانسجنڈر ایک ہی حقیقت کے مختلف نام ہیں، جن کو پوری دنیا میں نہایت ہی کمتر خیال کیا جاتا ہے۔ ہمارے پاکستان میں بھی ان کی حیثیت کسی شودر ذات سے کم نہیں، ان کی کوئی حقیقت نہیں اور یہ مجموعی طور پر عام زندگی کی ضروریات سے محروم ہی رہتے ہیں۔ باقی دنیا کی طرح پاکستان میں بھی ان کے بنیادی حقوق محفوظ نہیں۔

پاکستان میں تیسری جنس یا ٹرانسجنڈر کے لیے عام طور پر خواجہ سرا، کھسرا یا پھر ہجڑا لفظ استعمال ہوتا ہے ۔خواجہ سرا فارسی زبان کے دو الفاظ سے مل کر بنا ہے خواجہ اور سرا۔ بادشاہی نظام میں راجے، مہاراجے، نواب اور امیر طبقے کے لوگ اپنے حرم کی حفاظت کے لیے ایسے لوگوں کو نامزد کرتے تھے جو پیدائشی طور پر نامرد ہوتے تھے۔ یہ خواجہ سرا انتہائی اعلیٰ معیار کے نشانہ باز، تیر انداز اور دیگر خصائص کے حامل ہوتے تھے۔ وقت کے ساتھ ساتھ ان لوگوں سے یہ اوصاف ختم ہونے لگے اور یہ صرف ناچ گانا کرنے کے لیے ہی رہ گئے۔ عام طور پر خواجہ سرا یا کھسرا کی چار اقسام زیر غور آئی ہیں، پیدائشی نامرد لڑکا کھسرا، پیدائشی نامکمل عورت کھسری، زنان اور شوقیہ کھسرے۔

پیدائشی نامرد جو کہ والدین کی جینز میں خرابی کی وجہ سے پیدا ہوتے ہیں، اس کھسرے کو ہیجڑا بھی کہتے ہیں اور ایسے لوگ نسل انسانی کو آگے بڑھانے کے قابل نہیں ہوتے۔ اسی طرح پیدائشی لڑکی کھسری بھی ہے جس کی جینز میں عورت پن نامکمل ہوتا ہے اور اس کے اعضا بھی مکمل نہیں ہوتے۔ تحقیق سے یہ بات سامنے آئی ہے کہ پیدائشی کھسرے، کسی بھی جنس سے جنسی تعلق قائم کرنے کے شدید مخالف ہوتے ہیں۔ یہاں تک کہ وہ عام لوگوں سے دوستی تک نہیں کرتے اور اگر ان کی طرف کوئی دوستی کا ہاتھ بڑھاتا بھی ہے تب بھی یہ لوگ سختی سے ممانعت

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 6, Issue 1, (Jan to March 2025)
https://doi.org/10.47205/makhz.2025(6-I)urdu-04
ماخذ تحقیقی مجلہ

کرتے ہیں۔ یہ پیدائشی کھسرے مجبوری کی حالت میں بھی جنسی تعلق قائم کرنے کے مخالف ہوتے ہیں اور اکثر لوگوں کے گھروں میں خانسامہ، باورچی یامالی کا کام کر کے اپنی ضروریات زندگی پورا کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ جبکہ ان کے مقابلے میں بے راہ روی کا شکار ایسے لوگ ہیں جو ہم جنس پرست ہیں اور ایسا ناسور بن کر ابھرے ہیں جو مرد سے مرد کا جنسی تعلق قائم کر کہ معاشرے میں برائی اور بے راہ روی کا سبب بنتے ہیں۔

تحقیق سے یہ بات واضح ہوئی ہے کہ پیدائشی ہجڑے یا کھسرے اپنی پوشیدہ زندگی کے حوالے سے بات چیت کرنے پر کتراتے ہیں اور اپنے پوشیدہ راز آشکار ہونے پر نہایت شرم محسوس کرتے ہیں۔ یہ بھی ایک واضح حقیقت ہے کہ حقیقی کھسرے، دو نمبر کھسروں یعنی جو پیدائشی کھسرے نہیں ہوتے، ان کو بے حد ناپسند کرتے ہیں۔ یہاں تک کے اگر ان کے سامنے دو نمبر کھسروں کا ذکر کیا جائے تو انہیں غصہ چڑھتا ہے۔

پیدائشی ہجڑے ہمیشہ سے اس بات پر فخر کرتے ہیں کہ ان کی پاک بازی کی وجہ سے انہیں بادشاہوں نے اپنے حرم میں اپنی خواتین کی نگرانی اور کام کاج کے لیے رکھا تھا۔ جس طرح ہر فرد اپنے ماضی کے شاندار لمحوں کو یاد کرتا ہے اسی طرح یہ کھسرے بھی بادشاہی نظام کے اس رواج کو یاد کر کہ مسرت محسوس کرتے ہیں، جب وہ محلوں میں شرافت کی بدولت خواجہ سرا کی حیثیت سے بیگمات کا کام کاج میں ہاتھ بٹھاتے تھے۔

پیدائشی کھسروں میں احساس کمتری یا احساس برتری انتہا درجے میں پائی جاتی ہے۔ جو لوگ احساس کمتری کا شکار ہوتے ہیں، وہ اپنے رب سے شکایت کرتے ہیں کہ ہمیں مکمل عورت یا مرد کیوں نہیں پیدا کیا۔ وہ اپنا موآزنہ جب ہم جنس پرستوں سے کرتے ہیں، تو پھر انہیں اپنے ہونے پر ندامت کے ساتھ ساتھ اپنے خالق حقیقی سے گلہ بھی ہوتا ہے۔ اسی طرح یہ طبقہ یہ بھی ذہن نشین کر چکا ہے کہ مردانہ یا زنانہ صلاحیت نہ ہونے کی وجہ سے یہ قدرتی طور پر نفس یا جنس کی بہت سی برائیوں سے بچے ہوئے ہیں اور بذات خود ان کی ذات معاشرے کے لئے بے ضرر ہے۔

پیدائشی کھسروں کے برعکس نربان ہونے والا کھسرا وہ ہوتا ہے جس کے اندر عورت پن کا احساس غالب ہوتا ہے اور جو اپنے اعضا تناسل تک کو کٹوا چکے ہوتے ہیں اور اسی بنا پر انہیں لگتا ہے کہ وہ عورتوں میں شامل ہو چکے ہیں۔ ان نربان کھسروں کی نفسیاتی آمادگی میں ان کے گرو کا بھی بڑا عمل دخل ہوتا ہے، کیونکہ اس قسم کی حرکت کے لیے رضامندی ایک بہت بڑی نفسیاتی جنگ بھی ہوتی ہے۔ یہاں پر یہ حقیقت بیان کرنا انتہائی لازمی ہے کہ نربان کھسرے ہم جنس پرستوں کی وہ قسم ہے جو عورت بن کر اپنے حسن و جوانی کے ذریعے اپنے چاہنے والوں پر راج

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 6, Issue 1, (Jan to March 2025)
https://doi.org/10.47205/makhz.2025(6-I)urdu-04

کرتے ہیں۔ان نربان کھسروں کے بارے میں حقیقی، پیدائشی کھسرے کچھ یوں بیان کرتے ہیں۔

" کھسرو کا کہنا ہے کہ اگر ہمیں کبھی ایسے بچوں سے ملنے کا موقع ملے تو پھر ہم انہیں اپنا ٹارگٹ تصور کرتے ہوئے انہیں اپنے گروہ میں شامل کرنے کی کوششوں کا آغاز کر دیتے ہیں۔ حیرت کی بات یہ ہے کہ ہماری کوششوں کو کامیابی ملے یا نہ ملے، لیکن عام لوگوں کے مجموعی عامیانہ رویے کی وجہ سے زنانہ حرکات کرنے والے بچے ہمارے قریب خود بخود کھنچے چلے آتے ہیں ۔کھسرو کے بقول ہم کسی بچے کو زبردستی حاصل کرنے کی کوشش نہیں کرتے بلکہ ان کے حصول کے لیے نفسیاتی طریقہ اور حربے اختیار کرتے ہیں۔بچے کے ذہن میں مرد سے نفرت پیدا کرنے کے لیے کھسرے ایسے بچوں کو گھیر کر اپنے اڈوں پر لے جانے کے علاوہ ان کی مختلف انداز سے بھرپور عملی مدد بھی کرتے ہیں۔ عملی مدد سے مراد گلی محلوں میں پھرتے ہوئے بچے کے روزمرہ کے اخراجات ادا کرتے ہوئے بچوں کو ایسی خوراک کھلانا بھی، جس سے ان کے اندر نسوانیت کا غلبہ پیدا ہو اور ذہنی تربیت دونوں مل کر بچے کو بھٹکانے میں مددگار ثابت ہوتی ہے اور جب بچہ ایک بار ان کے ڈیرے تک پہنچ جائے تو کھسرے اس کی او بھگت کرتے ہوئے اسے یہ یقین دلاتے ہیں کہ اس سے بڑا معزز انسان کوئی اور نہیں۔تم جس مقام پر کھڑے ہو اگر مستقلاً یہاں آ جاؤ تو تمہیں جو عزت اور مقام ملے گا، عام لوگوں سے اس کی توقع ہرگز نہ رکھنا۔اگر وہ دام فریب میں آ گیا تو پھر گرو کی ذمہ داری ہے کہ ایسے بچے کو نربان ہونے پر امادہ کرے" (۱)

کھسروں کے ذات میں شوقیہ کھسرا وہ کھسرا ہوتا ہے جو اردگرد کے ماحول سے اثر پذیر ہو کر یا تو وہ عورت کا روپ دھار لیتا ہے یا پھر مرد کا۔ ایسے لوگوں کو زنانہ بھی کہتے ہیں یعنی وہ کھسرے جو شوقیہ ہوتے ہیں ۔

اردو ادب کے میں ناول وہ صنف ہے جس میں انسانی زندگی کے مختلف پہلوؤں کا بیان کیا جاتا ہے۔ادب زندگی کی عکاسی کرتا ہے، تو ناول میں زندگی کے مختلف پہلو بیان ہوئے ہوتے ہیں۔ناول نگار اس میں زندگی کے حقائق اور سماج کی تصویر کشی کرتا ہے۔ تیسری جنس کے حوالے سے ناول میں بھی فن پارے موجود ہیں اور اس موضوع پر لکھا گیا اہم ناول "نرک" ہے۔ناول "نرک" میں موجود "گوگی" کا کردار اصل میں ایک بچے بلو کا تخلیق شدہ کردار ہے جس کا نربان کا آپریشن اس کا گرو کرتا ہے۔

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 6, Issue 1, (Jan to March 2025)
https://doi.org/10.47205/makhz.2025(6-I)urdu-04
ماخذ تحقیقی مجلہ

"نرک" ناول میں ہمارے سماج میں موجود تیسری جنس کے حوالے سے مختلف رویوں کو بیان کیا گیا ہے۔

اس ناول میں تیسری جنس کے ساتھ اس معاشرے میں ہونے والے ناروا سلوک کے حوالے سے مختلف مسائل کو پیش کیا گیا ہے۔ ناول میں یہ بتایا گیا ہے کہ جب سماج میں تیسری جنس کی تذلیل کی جاتی ہے تو اس کا انتقام لینے کے لیے یہ کھسرے یا ہجڑے اکثر چھوٹے بچوں کو اغوا کر لیتے ہیں اور اس طرح ان کو ان کے مختلف اعضاء میں تبدیلی کر کے انہیں اپنی برادری کا حصہ بنا لیتے ہیں۔ یاں وہ اپنے والدین سے دور ہونے کے بعد جب مرد کی حیثیت کھو بیٹھتے ہیں تو پھر اگر ان کو اپنے والدین کے سامنے لے جایا جائے، تب بھی وہ سماجی رکاوٹیں ان کو اپنانے میں دقت کا سبب بنتی ہے۔ بلو کا کردار ایک ایسا ہی کردار ہے، جس کو ناول "نرک" میں بنیادی مرکزی کردار کے طور پر پیش کیا گیا ہے۔ اس کردار کے نفسیاتی، سماجی اور جذباتی مسائل کو ناول نگار نے بہت خوبصورتی سے پیش کیا ہے۔

ناول "نرک" میں گلنار جو کہ ایک نربان کھسرا ہے، وہ دانش کے عشق لاحاصل میں مبتلا ہو جاتی ہے اور کوشش کے باوجود بھی وہ اسے حاصل نہیں کر پاتی۔ گلنار اور دانش ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں، لیکن یہ وہ محبت ہوتی ہے جو کہ ایک شادی شدہ جوڑے کی صورت میں عملی جامع پہننے کے قابل نہیں ہوتی۔ کیونکہ ایک ہجڑا کبھی ماں نہیں بن سکتا اور یہی وہ چیز ہے جو کہ گلنار کی زندگی کو بے چینی اور بے سکونی میں مبتلا کر دیتی ہے۔ دانش آخر کار اسے چھوڑ جاتا ہے جس کے ساتھ کبھی اس نے محبت کے وعدے کیے تھے۔ یہاں یہ بات سامنے آتی ہے کہ جو ہم جنس پرستی ہے یا پھر مرد یا عورت کی جنس میں اگر کوئی کمی بیشی ہے تو وہ سماج میں قابل قبول نہیں کی جاتی۔

ناول "نرک" کا کردار بلو جب بہت عرصہ ہجڑوں کے ساتھ رہتا ہے اور اس کا نربان ہو جاتا ہے تو اسے گلنار کا نام دیا جاتا ہے۔ گلنار جب ہجڑے کے روپ میں اپنے والدین سے ملنے جاتی ہے، تو اپنے ماں باپ کے سامنے بلو دوبارہ اس کے اندر زندہ ہو جاتا ہے اور اس کی تڑپ اور بے چینی بڑھ جاتی ہے۔ یہ احساس بھی اس کے دل میں ہوتا ہے کہ وہ ہجڑا بن گئی ہے اس وجہ سے اگر وہ دوبارہ اپنے ماں باپ کے پاس جائے گا تو ان کی بدنامی کا سبب بنے گا، اس کیفیت کو مصنف نے اس ناول میں بہت خوبی سے بیان کیا ہے وہ کہتا ہے۔

> "پھر میرے جانے سے مما اور ڈیڈی کی بدنامی بھی ہو گی۔۔۔۔ امی حضور جو مجھ پر ہر دم واری اور قربان ہوتی رہتی ہے زیبا مجھ پر جان چھڑکتی ہے یہ سب پکڑی جائیں گی صرف میری وجہ سے لیکن انہوں نے بھی تو میرا مستقبل تباہ کر دیا اہ مجھ سے میرے ماں باپ میرا گھر اور میرا مستقبل چھین لیا۔۔۔۔ میں کوشش کروں تو بھی خود جا سکتی ہوں لیکن میری

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 6, Issue 1, (Jan to March 2025)
https://doi.org/10.47205/makhz.2025(6-I)urdu-04
ماخذ تحقیقی مجلہ

عادتیں بول چال پہناوا ایک دم تو سب کچھ نہیں بدل جائے گا کیا ان حالات میں ڈیڈی کی بدنامی کا باعث نہیں بنوں گی سب لوگ کہیں گے سرجن فراز کا بیٹا ہجڑا بن گیا لوگ مذاق اڑائیں گے ہنسیں گے مجھے یہ معاشرہ دوست احباب مرد کی صورت میں قطعی قبول نہیں کرے گا یہ لوگ صحیح کہتے ہیں کہ جو ایک بار ہجڑا بن گیا سو بن گیا میں ہجڑا ہوں کھدڑا ہی رہوں گا اب میرے لیے ہر راستہ بند ہو چکا ہے۔"(۲)

ببلو اپنی خواہش سے یا شوق سے تیسری جنس کی طرف راغب نہیں ہوا بلکہ وہ اس طبقے کے انتقام کا نشانہ بن کر ایک نارمل سے ابنارمل انسان یعنی زبان کھسرا بنا ہے۔اس کی ذہنی ناآسودگی، گھر سے دوری کا کرب اور خوف اس کے کردار کا مکمل حصہ ہے۔

ہمارے اردو ناول نگاروں نے ہمارے معاشرے میں موجود مخنث طبقے کی سماجی مسائل کے ساتھ ساتھ ان کے اقتصادی مسائل کو بھی پیش کیا ہے۔ مخنث اپنا پیٹ پالنے کے لیے ناچ گانا بھی کرتے ہیں، جسم فروشی بھی کرتے ہیں اور مجبوراً یا پھر عادتاً ایسے کام کرتے ہیں جس کو معاشرہ ناپاک یا پلید سمجھتا ہے۔اس طبقے کو کیونکہ انتہائی حقارت کی نظر سے دیکھا جاتا ہے،تو ہم جب ناول "نرک "کو پڑھتے ہیں اور اس میں ببلو کی زندگی گلنار کی صورت میں جب ہجڑے کا روپ لیتی ہے تو اس کا المیہ ہمیں نظر آتا ہے۔ایک طرف تو سماج کی ایسی تصویر ہے جس میں تیسری جنس یا مخنث لوگوں کو حقارت کی نظر سے دیکھا جاتا ہے، زندگی کی ضروریات پوری کرنے کے لیے انہیں بہت سے پاپڑ بیلنے پڑتے ہیں،تو دوسری طرف وہ نفسیاتی حوالے ہمارے سامنے آتے ہیں۔وہ متوازن سماج سے اپنا بدلہ اس صورت میں لیتے ہیں کہ وہ ببلو کو اغوا کر دیتے ہیں اور اس کو اپنے جیسا بنانے کی ہر ممکن کوشش کرتے ہیں۔اس میں وہ کامیاب بھی ہو جاتے ہیں لیکن پھر بھی ببلو اپنے ماں باپ کی محبت کے لیے تڑپتا ہے۔اور جنس کی تبدیلی کے بعد وہ دانش کی بے وفائی کا شکار بھی ہو جاتا ہے۔ یوں وہ ماں باپ کی محبت سے بھی محروم رہتا ہے اور اس شخص سے بھی جس کو وہ چاہتا ہے۔

ناول اور افسانے میں جو تیسری جنس کے کردار ہمارے سامنے آتے ہیں، جو کہانیاں ہمارے سامنے آتی ہیں اس سے یہ نقطہ واضح ہو جاتا ہے کہ مخنث یا تیسری جنس کے لوگوں کی نفسیاتی الجھن اور ناآسودگی ہی وہ عناصر ہیں جن کی بنا پر وہ دوسرے لوگوں کی زندگیوں کو بھی مشکل بنا دیتے ہیں۔ ان تیسری جنس کے لوگوں کے ساتھ معاشرے میں جو زیادتیاں یا جو ناروا سلوک ہوتا ہے اس کے نفسیاتی پہلو ہمارے سامنے اس صورت میں سامنے آتے

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 6, Issue 1, (Jan to March 2025)
https://doi.org/10.47205/makhz.2025(6-I)urdu-04

ماخذ تحقیقی مجلہ

ہیں کہ یہ لوگ عام انسان سے اس کا گھر، ذاتی خوشیاں، اس کی پہچان بحیثیت مرد یا عورت چھین لیتے ہیں۔ جیسا کہ مختلف ناولوں میں ہمارے سامنے یہ بات آئی ہے کہ اس میں ایک نارمل انسان کو اور زیادہ تر لڑکوں کو اغوا کر کے ان کا عضو تناسل کاٹ دیا جاتا ہے اور انہیں نربان کر کے ہیجڑا بنا دیا جاتا ہے۔ یہ وہ نفسیاتی کیفیات ہیں کہ جو اذیت پسندی کی طرف راغب کرتی ہیں جیسا کہ ناول "گروماں" کا کردار شفقات ہے وہ ٹن ٹو سے شفقات بنتا ہے اور نربان کے مرحلے سے گذرتا ہے۔ اس کو بھی ہجڑوں نے اغوا کیا تھا اور پھر زبردستی اس کے ساتھ زیادتی کی۔ وہ جب اپنے والدین کے پاس واپس آتا ہے تو اس کے باپ کو اس کی اس کیفیت پہ بہت افسوس ہوتا ہے اور وہ اپنے بچے کے ساتھ ہونے والی زیادتی پر بہت شش و پنج میں مبتلا ہوتا ہے اور ایسی کیفت میں وہ کہتا ہے کہ

> "میں پولیس کے پاس جاؤں گا اور ہجڑوں کے اس گینگ کو اور اس کے سرغنہ کو ہر صورت گرفتار کراؤں گا جو نہ جانے کتنے معصوم لڑکوں کی اپنے بھیانک مشن کی بھینٹ چڑھا چکے ہیں میں تمہیں سمجھایا کرتا تم اتنی اچھی زندگی چھوڑ کر کیوں ہجڑوں کے ساتھ رہتے رہے ہو یہ تمہاری زندگی تباہ ،تباہ نہیں ہوئی یہ تمہاری زندگی ہماری زندگی تباہ ہوئی ہے ہو سکتا ہے کوئی عقل کا اندھا تم سے شادی بھی کرے مگر اس کا مطلب یہ تو نہیں کہ تم ایک نارمل زندگی بسر کرو گے یہ تو بعد کی بات ہے پہلے مجھے ان کا پتہ بتاؤ تا کہ میں ان لوگوں کو پولیس کے حوالے کروں شفقات کا باپ سخت غصے میں تھا۔"(۳)

ناول "گروماں" میں شفقات کا کردار پڑھ کر قاری خوف میں مبتلا ہو جاتا ہے ۔ تحقیق سے یہ ظاہر ہے کہ یہ ہجڑے کسی کو بھی اٹھا کر لے جاتے ہیں اور ان کے گھروں میں بے چینی ، غم اور ملال کی کیفیت پیدا کر لیتے ہیں۔ ایسی جنس جن کا اوڑھنا بچھونا، کھانا پینا، رہن سہن سب کا سب مختلف ہو، ان کے درمیان ایک ایسے بچے کا ہونا جو کہ ایک نارمل فطری زندگی گزار رہا ہو اور ان کے بیچ رہ کر وہ ان جیسا بن جاتا ہے، یہ پڑھ کر قاری فوبیا میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ معاشرے کے بعض لوگ ہجڑوں کے ساتھ نہایت ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں۔ وہ سمجھتے ہیں یہ ہجڑے خاص قسم کی مخلوق ہیں اور ان کی دل آزاری اور بد دعا، تکلیف اور مصیبت کا سبب بن سکتی ہے۔ اسلئے وہ ان کو عزت و توقیر دیتے ہیں اور ان سے دعائیں منگواتے ہیں۔ جبکہ بعض لوگ ان کی جنسی بے راہ روی کی وجہ سے فوبیا میں مبتلا ہوتے ہیں۔

تیسری جنس کے حوالے سے مذہبی ، معاشرتی اور سماجی اقدار کچھ اس طرح ہے کہ ان سے دوری نہ

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 6, Issue 1, (Jan to March 2025)
https://doi.org/10.47205/makhz.2025(6-I)urdu-04
ماخذ تحقیقی مجلہ

صرف ایک فطری انسان کو پر سکون رکھتا ہے بلکہ ان سے دوری ایک نارمل زندگی گزارنے کی کوشش ہے۔ ناول "ادھورا" ایک ایسے بچے کی کہانی ہے جو ایک عام بچہ ہے۔ وہ ہجڑا بننے کے عمل سے گزر کر ایک لڑکی بن کر زندگی گزارتا ہے۔ عامر، کاشف اور بابر "ادھورا" ناول کے مرکزی کردار ہیں۔ بابر ایک جاگیر دار کا بیٹا ہوتا ہے جسے ایک ہجڑے سے محبت ہو جاتی ہے۔ بابر اس کا علاج کرواتا ہے اور وہ ایک لڑکی کی صورت میں اس کی اہلیہ بن جاتی ہے۔ اس کے بعد وہ ایک غیر فطری عمل سے گزر کر کرب اور دکھ کی کیفیت مبتلا ہو جاتے ہیں اور وہ سماجی بے ابتری اور انتشار کے ساتھ ساتھ خوف اور وحشت سے میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔

اسی طرح ناول "میرے ہونے میں کیا برائی ہے" میں بھی تیسری جنس کے حوالے سے مخنث یعنی ہجڑوں کی زندگی کے مشکلات کو بیان کیا گیا ہے۔ اس ناول کا کردار ستارہ جو کہ اپنے گھر سے تیسری جنس ہونے کی وجہ سے نکالی گئی وہ خودکشی سے کچھ دن پہلے اپنی سہیلی سے اپنے خوف اور غم کا اظہار کچھ یوں کرتی ہے۔

> "گھر سے نکالے جانے کا غم، معاشرے کا بائیکاٹ، اپنوں کا منہ پھیر لینا، ذلت، غربت، بے روزگاری، جسم فروشی، چوری چکاری، چھینا جھپٹی یا پھر بھیک مانگنے کا راستہ یہ سب برداشت کرنے کے لیے حوصلہ چاہیے اور جب یہ حوصلہ پست ہو جاتا ہے تو نشے میں خود کو غرق کرنا ہی سب سے آسان راستہ نظر آتا ہے۔ درد کو خاموشی سے سہنے اور اس سے نجات پانے کی قوت حاصل ہو جاتی ہے۔ جب تک گھر اور سماج ہمیں قبول نہیں کرے گا یہ سلسلہ رکے گا نہیں۔ ہمیں بھی جینے کا حق ملنا چاہیے۔ دنیا بے شک ہمیں عزت نہ دے کم سکم حقارت کی نگاہ سے تو نہ دیکھے۔ ہمیں ذلیل تو نہ کرے" [۴]

اس ناول میں بھی زندگی کے حقائق کو مختلف صورتوں میں پیش کیا گیا ہے زندگی میں جو غم جو تکلیف ہے اس سے نجات کے لیے کردار ستارہ خودکشی کر لیتی ہے۔ ناول کا مرکزی کردار بھی گھر سے بے دخل کیا گیا کیونکہ اس کا گناہ تیسری جنس میں شامل ہونا تھا۔ معاشرے میں ہر فرد جو بے گھری کے عذاب میں مبتلا ہو تو وہ خوفزدہ ضرور ہوتا ہے اور اپنی ذات کے حوالے سے وہ سماج سے ایک قسم کے فوبیا میں مبتلا ہوتا ہے

تیسری جنس پاکستانی معاشرے میں معاشی اور معاشرتی حوالے سے ایک مجبور اور بے بس طبقہ ہے۔ ان کو حکومتی سرپرستی کے ساتھ ساتھ عوامی ہمدردی اور توجہ کی بھی بے حد ضرورت ہے۔ ہمارے ارد گرد ایسے کردار بھی موجود ہے جو گریہ کے طور پر زندگی گزارتے ہیں۔ گریہ کھسرے کا پسندیدہ مرد ہوتا ہے جس کے ساتھ وہ دن

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 6, Issue 1, (Jan to March 2025)
https://doi.org/10.47205/makhz.2025(6-I)urdu-04
ماخذ تحقیقی مجلہ

رات گزارتا ہے۔ یہ بذات خود اخلاقی زوال کی ایک صورت اور ہم جنس پرستی کی شکل ہے جس کے بارے میں سیف الرحمن رانا اپنی کتاب میں لکھتے ہیں

> "گریا کے ساتھ کھسرا شادی کی طرح زندگی گزارنے کا عہد کرتا ہے کسی بھی مرد کو بطور گریہ رکھنے کے لیے صیغہ پڑھنا ضروری نہیں۔ گریہ کھسرے کو ہر لحاظ سے اپنے تصرف میں لا سکتا ہے کھسرا گریا کے ساتھ اپنے تعلقات کو دوسروں سے چھپاتا نہیں بلکہ فخریہ اس کے متعلق دوسروں کو آگاہ کرتا ہے گریا کے ساتھ کھسرے کے معاہدے کی مختلف صورتیں ہوتی ہیں۔"(۵)

اس اقتباس سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ سماجی اور معاشرتی تنزلی کے حوالے سے ایک قسم کی ہم جنس پرستی قابل فخر کیسے بن گئی۔ یہاں سوال پیدا ہوتا ہے کہ یہ غیر متوازن، جنسی معاشرتی اور معاشی ماحول کے اسباب، فرد کی انتہا پسند اور غیر متوازن فطرت کے اسباب ہیں جو مزید بگاڑ کا سبب بنتے جا رہے ہیں۔ ہمیشہ معاشرے میں مختلف شعبوں میں فطری حوالوں سے زندگی گزارنا توازن کا سبب بنتا ہے۔ لیکن جب انسان فطری نظام میں ردوبدل کرتا ہے تو انتشار اور بے چینی جنم لیتی ہے۔

حوالہ جات

۱۔ سیف الرحمٰن، درمیانے، رانا نگارشات پبلیشر مزنگ روڈ لاہور، صفہ نمبر ۴۰، ۲۰۱۲ء

۲۔ نسیم انجم، نرک، میڈیا گرافکس کراچی، صفہ نمبر ۴۱، جون ۲۰۰۷ء

۳۔ علی نواز شاہ، گروماں، عرفان پبلشرز لاہور، صفہ نمبر ۳۷، اکتوبر ۲۰۰۷ء

۴۔ رینو بیل، میرے ہونے میں کیا برائی ہے، ای بک، صفہ نمبر ۹۳

۵۔ سیف الرحمٰن، درمیانے، رانا نگارشات پبلیشر مزنگ روڈ لاہور، صفہ نمبر ۷۲، ۲۰۱۲ء